غزل

دلِ ناداں ! تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

میں بھی مُنھ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

ہم کو اُن سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے

ہم نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

(مرزا اسداللہ خاں غالبؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

1 معنی یاد کیجیے:

دلِ ناداں	:	ناسمجھ دل
مشتاق	:	شوق رکھنے والا
مدعا	:	خواہش، مقصد
بیزار	:	اُکتایا ہوا
ماجرا	:	معاملہ، قصہ
درویش	:	فقیر، قلندر

2 غور کیجیے:

غزل اردو شاعری کی سب سے زیادہ مقبول صنف ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ہر شعر میں دو مصرعوں کی مدد سے ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔ غالبؔ اردو کے سب سے مشہور شاعروں میں ہیں۔ ان کے بارے میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بہت مشکل پسند شاعر تھے۔ لیکن آپ نے ابھی جو غزل پڑھی اس کی زبان بہت آسان ہے اور غالبؔ نے ہر بات بہت سادگی کے ساتھ کہی ہے۔

3 سوچیے اور بتائیے:

(i) 'ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا'، اس مصرعے میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

(ii) شاعر کو وفا کی امید کس سے ہے؟

(iii) 'مفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے'، اس مصرعے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

© NCERT not to be republished

4 نیچے دیے ہوئے لفظوں سے مصرعے مکمل کیجیے:

وفا   زبان   مدعا   مشتاق   ماجرا

(i) میں بھی منھ میں ________ رکھتا ہوں

(ii) یا الٰہی یہ ____________ کیا ہے

(iii) ہم ہیں ____________ اور وہ بیزار

(iv) کاش پوچھو کہ ____________ کیا ہے

(v) جو نہیں جانتے ____________ کیا ہے

5 عملی کام:

اس غزل کے شعروں کو اپنی کاپی میں خوش خط لکھیے۔

© NCERT not to be republished